JQSS *(Journal of Quranic and Social Studies)*
2022, 2(2), 01-11

تفسیر اختریہ کی روشنی میں اہل کتاب سے نکاح کے مسئلہ کا تحقیقی جائزہ

Muhammad Asif,
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta

Abdul Tahir
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta

Keywords
Tafseer Akhtarya, Persian, Afghanistan
local language Brahui, personality

Muhammad Asif, and Abdul Tahir (2022) Research Review Of The Issue Of Nikah From Ahl E Kitab In The Light Of Tafsir Akhtiriya, *JQSS, Journal of Quranic and Social Studies*, 2(2), 01-11.

Abstract: *In this article we are presenting a research on intra religion marriages in lights of Tafseer AKHTARYA. The Outer of Tafseer mentioned above Molana AKHTAR MUHAMMAD S/o DILASA KHAN was born on 09th of October 1916 in Shair shah nearby kandhar AFGHANISTAN. He belongs to Mengele tribes of Bloch tribes. He had good command on various languages like Brahui, Balochi, Urdu, Pashto, Arabic and Persian. He choose a local language Brahui for hi famous Tafseer named Tafseer AKHTARYA. This is a very helpful for local Brahui people. He completed his TAFSEER in 6 volumes. Intra religion marriages very common now a days. It is permissible for a Muslim men to marry an Ahl-e-kitab girl. The quantic term all-e-kitbag means those who believe on a religion heavenly religion but it is not a good practice. Islamic scolders dislike this practice unanimously*

Corresponding Author: Email: asifayub312@gmail.com

Content from this work is copyrighted by *JQSS* which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited in the form of a proper scientific

مذکورہ مسئلہ کا جائزہ لینے سے پہلے تفسیر اختریہ کے مصنف اور تفسیر کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

صاحب تفسیر اختریہ کا مختصر تعارف:

آپ کا نام اختر محمد ولد دلاسا خان ولد لشکر خان ہے، مینگل قبیلہ کے شاخ احمد زئی کے طبقہ للازئی سے آپ کا تعلق ہے۔آبائی تعلق نوشکی بلوچستان سے تھا۔آپ ۱۱ذوالحجہ ۱۳۳۴ھ کو افغانستان کے علاقہ شیر شاہ میں پیدا ہوئے۔

اللہ تعالی نے آپ کو علوم دینیہ میں کمال مہارت دی تھی۔ تفسیر اختریہ اس کی ایک واضح دلیل ہے۔ مولانا نے اپنی پوری زندگی اشاعت دین کے لئے وقف کردی تھی۔آپ کی مادری زبان تو براہوئی تھی، لیکن اردو، عربی، فارسی، پشتو اور بلوچی پر بھی کمال مہارت رکھتے تھے۔

مولانا نے زہری کے علاقے کو اپنا مجال دعوت بنایا۔اس وقت قبائلی عصبیت زوروں پر تھی۔ پورا علاقہ بدعات اور طرح طرح کے غیر اسلامی رسوم ورواج میں گھرا ہوا تھا۔ قریبا ۱۵سال تک زہری میں اپنے داعیانہ سرگرمیاں جاری رکھیں اور قریبا ۳۰ مدارس ومکاتب کی بنیاد رکھی۔جب زہری میں سردار دوداخان زہری کے ساتھ معاملات شدت اختیار کرگئے تو آپ نے 1978\۱۳۹۴ھ میں قلات کی طرف ہجرت فرمائی۔وہیں آپ کا مدفن ہے۔

دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں جلد آپ کو محسوس ہوا کہ بھٹکی ہوئی قوم کو راہ راست پر لانا صرف قران کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ لہٰذا آپ نے براہوئی زبان کو تفسیر لکھنے کے لئے منتخب کیا تاکہ علاقے میں ہر بولنے والا پیغام قرآن کو سمجھ سکے۔اور عوام وخواص کو فائدہ حاصل ہو۔

تفسیر اختریہ پر نظر:

قران مجید علم وحکمت کا ایک بحر بے کراں ہے۔قرون اُولیٰ سے لیکر آج تک امت نے اس کی خدمت کی ہے۔ تفسیر اختریہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ مفسر علام رحمہ اللہ اپنے علاقے اور قوم کے مزاج سے خوب واقف تھے۔آپ کی تفسیر میں جہاں ایک طرف براہوئی زبان وبیان کی سلاست ملتی ہے، وہاں ایک داعی اور مصلح کا درد جگہ جگہ نظر آتا ہے۔زبان وبیان میں جھالوانی رنگ غالب ہے۔

تفسیر کا اسلوب بہت ہی سادہ اور عام فہم ہے۔اس میں مفسر علام نے سلف کے مختلف تفسیری اقوال کو بہت ہی عمدہ انداز میں جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے، اور تفسیری آیات کے ذیل میں احادیث، آثار اور تفسیری اقوال کا اہتمام نظر آتا ہے۔آیات میں ربط کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے، جس سے قرآن کے مطالب وموضوعات سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور جابجا تفسیر کے ساتھ کتب کا حوالہ بھی ملتا ہے۔

بلاشبہ "تفسیر اختریہ" براہوئی زبان کے مستند تفاسیر میں سے ایک ہے۔آپ نے یہ عظیم تفسیر ۱۹۷۰ میں چھ جلدوں میں مکمل فرمائی۔ مفسر علام کا براہوئی زبان وادب اور خاص طور پر براہوئی اقوام پر ایک احسان عظیم ہے۔

اہل کتاب کی تعریف:

اہل کتاب کے ساتھ نکاح کرنے کے مسئلہ پر بحث سے قبل اہل کتاب کا تعارف پیش خدمت ہے۔ تفسیر اختریہ میں مفسر علام لکھتے ہیں:

"و پاکدامنا زال بولاک ایماندارتیان و اپاکدمنا زال بولاک هم کساتیاں تننگان مست نم غان۔ کہ یہود و نصاری ارر افتا نیاڑیت توں نکاح هم جائز ار "

مؤمنوں میں سے پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاک دامن عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں، جن کو تم سے پہلے کتاب دے دی گئی تھی، کہ وہ یہود ونصاری ہیں انکی عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔

مصنف علام اہل کتاب کی تشریح کرتے ہوئے اس کا مصداق یہود ونصاری کو بتاتے ہیں ۔ خود اللہ تعالی نے قران مجید میں یہود (Jews) اور نصاری (Christians) کے بارے میں اہل کتاب ہونے کی تصریح کی ہے۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

"اَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ"

(یہ کتاب ہم نے اس لیے نازل کی کہ) کبھی تم یہ کہنے لگو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاری) پر نازل کی گئی تھی، اور جو کچھ وہ پڑھتے پڑھاتے تھے، ہم تو اس سے بالکل بے خبر تھے۔ (الانعام۶:۱۵۶)

اہل تورات و انجیل (یہود و نصاری) اہل کتاب ہیں، اس پر ائمہ اربعہ کا اجماع ہے۔ البتہ دیگر کتب سماویہ پر ایمان رکھنے والے جیسے زبور پر ایمان رکھنے والے اور آسمانی صحیفوں پر ایمان رکھنے والے اہل کتاب ہیں یا نہیں؟ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

حنفی ائمہ اہل کتاب کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"واعلم أن من اعتقد ديناً سماوياً وله كتاب منزل كصحف إبراهيم وشيث وزبور داود فهو من أهل الكتاب فتجوز مناكحتهم وأكل ذبائحهم،"...في النهر عن الزيلعي: واعلم أن من اعتقد دينا سماويا وله كتاب --- الخ

"جو شخص کسی آسمانی مذہب کو مانتا ہو اور اس کے پاس کوئی آسمان سے نازل شدہ کتاب یا صحیفہ ہو جیسے ابراہیم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام کے صحیفے اور داؤد علیہ السلام کا زبور، تو وہ اہل کتاب ہو گا ان کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہو گا اور انکا ذبیحہ کھانا جائز ہو گا۔"

وإطلاق الكتابي ينتظم الكتابي والذمي والحربي والعربي والتغلبي، لأن الشرط قيام الملة على ما مر.

"کتابی کا مطلق ہونا، کتابی ذمی ہو، حربی ہو، عربی ہو اور تغلبی سب کو شامل ہے، کیونکہ پہلے گزر چکا کہ شرط قیام ملت ہے۔"

مذکورہ عبارات سے حنفیہ کے نزدیک اہل کتاب کے مفہوم کی وضاحت ہوتی ہے۔

"کہ کسی سماوی دین کے ماننے والے خواہ عربی ہو، عجمی ہو، ذمی ہو، حربی ہو، آزاد ہو یا غلام، دین سماوی پر ایمان تحریف سے پہلے رکھتا ہو یا بعد میں"

امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمھما اللہ کے نزدیک صرف یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہیں، خواہ وہ ذمی ہو، حربی ہو، عربی یا عجمی، دیگر آسمانی صحیفوں کو ماننے والے اہل کتاب کے مفہوم میں داخل نہیں۔ اور امام مالک رحمہ اللہ المدونہ میں اہل کتاب کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أهل الكتاب - اليهودية والنصرانية

اہل کتاب یعنی یہود و نصاری۔

ابن النجار حنبلی ذبح اہل کتاب کے مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ یہود و نصاریٰ اہل کتاب ہیں، خواہ وہ ذمی ہو، حربی ہو، عربی یا عجمی، پیدائشی اس مذہب کو ماننے والے ہو یا بعد میں یہودیت و نصرانیت اختیار کیا ہو۔

"وشروط ذكاة أربعة أحدها كون فاعل عاقلا ليصح قصد التذكية ولو معتديا أو مكرها أو مميزا أو قنا أو أنثى أو جنبا أو كتابيا ولو حربيا أو من نصارى بني تغلب لا من أحد أبويه غير كتابي ولا وثني"

"ذبح کرنے کے چار شرائط ہیں، کہ ذبح کرنے والا عاقل ہو تاکہ ذبح کی نیت درست ہو اگرچہ زیادتی کرنے والا ہو یا اسکو مجبور کیا گیا ہو یا (عاقل نہ ہو) ممیز ہو یا غلام ہو یا عورت ہو یا کتابی ہو اگرچہ حربی ہو یا بنی تغلب کا نصرانی ہو، اس کے والدین میں غیر کتابی اور بت پرست نہ ہوں۔

ائمہ شافعیہ کے نزدیک جو شخص نسلا یہودی یا نصرانی ہو وہ اہل کتاب ہے۔ لیکن جس نے بعد میں یہودیت یا نصرانیت اختیار کیا ہو وہ اہل کتاب نہیں۔ جیسے کہ امام الحرمین الجوینی رحمہ اللہ (نھایہ) میں اہل کتاب کے نکاح اور ذبح کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فمن كان منهم من أولاد إسرائيل -وهو يعقوب عليه السلام- وآباؤه كانوا مستمسكين بالتهود، من غير تقطع؛ فهؤلاء يُنكحون، وتستحل ذبائحهم.ومن لم تكن من نسل بني إسرائيل، فإن انتمت إلى أقوامٍ أوّلهم تهوّدوا أو تنصروا بعد المبعث، فلا يجوز نكاحها."

چنانچہ اہل کتاب میں سے جو اسرئیل (یعقوب علیہ السلام) کے اولاد میں سے ہو، اور اسکے آباؤ اجداد یہودی دین کے پیروکار تھے بغیر کسی انقطاع کے (یعنی اسی وقت سے اب تک یہودی ہیں) تو ان سے نکاح جائز ہے اور انکے ذبیحہ کو کھانا بھی جائز ہے، اور اگر کسی ایسی قوم کی طرف نسبت رکھتے ہیں، جس نے بعثت کے بعد یہودی یا نصرانی مذہب اختیار کیا ہو، تو ان سے نکاح جائز نہیں اور انکا ذبیحہ بھی حلال نہ ہو گا۔

علامہ نووی شافعی رحمہ اللہ کی عبارت شوافع کے نزدیک اہل کتاب کے مفہوم کو نہایت عمدہ طریقے سے واضح کرتی ہے:

"وأما غير اليهود والنصارى من أهل الكتاب، كمن يؤمن بزبور داود عليه السلام وصحف شيث، فلا يحل للمسلم أن ينكح حرائرهم ولا أن يطأ اماءهم بملك اليمين ،لانه قيل أن ما معهم ليس من كلام الله عز وجل وانما هو شئ نزل به جبريل عليه السلام كالاحكام التى نزل بها على النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غير القرآن، وقيل ان الذى معهم ليس بأحكام وانما هي مواعظ، والدليل عليه قوله تعالى: (انماأنزل الكتاب على طائفتين من قبلنا) ومن دخل في دين اليهود والنصارى بعد التبديل ، لا يجوز للمسلم أن ينكح حرائرهم ولا أن يطأ إماءهم بملك اليمين لأنهم دخلوا في دين باطل فهم كمن ارتد من المسلمين ومن دخل فيهم ولا يعلم أنهم دخلوا قبل التبديل أو بعده كنصارى العرب وهم تنوخ وبنو تغلب وبهراء لم يحل نكاح حرائرهم ولا وطىء إمائهم بملك اليمين ،لأن الأصل في الفروج الحظر، فلا تستباح مع الشك."

"رہی بات یہودی اور نصرانی کے علاوہ اہل کتاب کی جیسے داؤد علیہ السلام کے زبور پر ایمان لانے والے اور شیث علیہ السلام کے صحیفوں پر ایمان لانے والے، تو مسلمانوں کے لئے ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہ ہو گا اور نہ بطور باندی ان کی عورتیں حلال ہوں گی، کیونکہ کہا گیا ہے کہ ان پر کتاب نازل نہیں ہوئی بلکہ جیسے نبی کریم ﷺ پر کچھ احکام قرآن کے علاوہ نازل ہوئی ہیں (اسی طرح ان پر کتاب کے علاوہ احکام نازل ہوئی ہیں) اور (یہ بھی) کہا گیا ہے کہ ان پر احکام نازل نہیں ہوئے بلکہ نصائح ہیں (جو نازل ہوئی ہیں) اور دلیل قران کی ایت [(انما أنزل الكتاب على طائفتين من قبلنا) (یہ کتاب ہم نے اس لیے نازل کی کہ) کبھی تم یہ کہنے لگو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاری) پر نازل کی گئی تھی۔ جن لوگوں نے تبدیل ہونے کے بعد یہودیت یا نصرانیت اختیار کیا، مسلمانوں کے لئے ان کی عورتوں سے نکاح کرنا اور باندیوں سے ازدواجی تعلقات کا قیام جائز نہ ہو گا کیونکہ ان لوگوں نے باطل دین کو اختیار کیا ہے، یہ مرتد کی طرح ہوں گے اور جنہوں نے یہودیت یا نصرانیت اختیار کیا لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں کہ دین کے تبدیل ہونے سے قبل یا بعد میں وہ اس دین میں داخل ہوئے، جیسے تنوخ، بنی تغلب وغیرہ انکی عورتیں بھی حلال نہیں اور باندیوں سے تعلقات بھی ناجائز ہیں، کیونکہ فروج میں اصل حرمت ہے، شک کے ساتھ یہ حلال نہیں ہو گا۔"

یہاں ہم نے کوشش کی ہے کہ مختلف مسائل کے ضمن میں ائمہ اربعہ نے اہل کتاب کے مفہوم کی وضاحت کی ہے وہ ہمارے سامنے آجائے، اگرچہ اس ضمن میں اصل مسئلہ کی طرف بھی اشارہ ہوا ہے، لیکن مقصد اہل کتاب کے مفہوم کی وضاحت تھی۔

اس پوری تفصیل کا خلاصہ دو نکتوں میں بیان ہو سکتا ہے۔

- ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تورات وانجیل کے ماننے والوں کے علاوہ زبور اور صحف ابراہیم اور شیث کو ماننے والے اہل کتاب نہیں ہیں، جبکہ احناف انہیں بھی کتابی کہتے ہیں۔ انکی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور انکا ذبیحہ حلال ہے۔

- جمہور (حنفیہ، مالکیہ، حنبلیہ) کے نزدیک یہودی اور نصرانی خواہ وہ عربی ہو، عجمی ہو، بنی اسرائیلی ہو یا نہ ہو، دین میں تبدیلی آنے سے قبل یہودیت ونصرانیت اختیار کیا ہو یا بعد میں، اہل کتاب کہلائیں گے۔ جبکہ ہمارے حضرات شافعیہ فرماتے ہیں، جیسا کہ نووی رحمہ اللہ کے کلام سے واضح ہے کہ وہ یہودی و نصرانی جو بنی اسرائیلی ہوں یا تبدیلی سے قبل یہودیت ونصرانیت اختیار کیا ہو یا عربی نہ ہو تو اہل کتاب کہلائیں گے۔

عصر حاضر میں اہل کتاب۔

استعماری دور (colonialism) کے بعد اور اکیسویں صدی کے مادی ترقی نے بہت سارے معیارات کو تبدیل کر دیا ہے۔ عہد جدید کے تہذیبی ارتقاء اور شرق و غرب کے فکری کشمکش نے کئی نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں، جن سے چند عشروں قبل تک کے اہل علم کو واسطہ پیش نہیں آیا تھا۔ یہ صورت حال کسی ایک شعبے کا نہیں، بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں عصر حاضر کے علماء و محققین کو چیلنجز درپیش ہیں۔ ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے زریعہ یہ مغربی افکار ہر گھر تک بلکہ ہر فرد تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کے نتیجے میں نوجوانوں کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان حالات کی سنگینی اور ان سوالات کی چھبن کا اندازہ ان حضرات اہل علم و دانش کو زیادہ ہوتا ہے، جو چند رسومات (امامت و خطابت، نکاح وجنازہ) کی ادائیگی کے علاوہ زندگی کے دیگر شعبوں (معاشرت، معیشت، صنعت و تجارت وغیرہ) میں امت کی رہنمائی کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

آج کی دنیا میں کاغذات کی حد تک بہت سارے لوگ یہودی، نصرانی اور مسلمان لکھے اور سمجھے جاتے ہیں، لیکن در اصل وہ دہریے ہیں، نہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں، نہ کسی کتاب و پیغمبر پر۔ پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور دیگر کاغذات کے مذہب کے خانے میں مسلمان عیسائی یا یہودی لکھتے ہیں لیکن ہوتے نہیں ہیں۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

"لكن هذا الأصل معتبر بعدة قيود، يجب ألَّا نغفلها
القيد الأول: الاستيثاق من كونها (كتابية) بمعنى أنها تؤمن بدين سماوي الأصل كاليهودية والنصرانية، فهي مؤمنة في الجملة بالله ورسالاته والدار الآخرة. وليست ملحدة أو مرتدة عن دينها، ولا مؤمنة بدين ليس له نسب معروف إلى السماء.ومن المعلوم في الغرب الآن أن ليست كل فتاة تولد من أبوين مسيحيَّيْن تكون مسيحية. ولا كل من نشأت في بيئة مسيحية تكون مسيحية بالضرورة، فقد تكون شيوعية مادية، وقد تكون على نحلة مرفوضة أساسًا في نظر الإسلام كالبهائية ونحوها"

(کتابیہ سے نکاح اصولی طور پر جائز ہے) لیکن یہ اصول چند قیود کے ساتھ معتبر ہے ہم پر واجب ہے کہ ہم ان شرائط سے غافل نہ ہوں۔ قید اول: اس بات کو پختہ کرنا کہ وہ کتابیہ ہو یعنی کسی دین سماوی کو ماننے والی ہو، جیسے یہودیت و نصرانیت۔ تو یہ کم از کم اللہ تعالی، رسالت اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے۔ دہریہ اور اپنے دین سے مرتدہ نہ ہو یا کسی ایسے دین کو ماننے والی نہ ہو جو کسی آسمانی مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ یہ بات عیاں ہے آج کل مغرب میں ہر لڑکی جو عیسائی ماں باپ کے گھر پیدا ہوتی ہے وہ عیسائی نہیں ہوتی ہے، اور نہ ہی جو عیسائی ماحول میں پرورش پائے عیسائی ہو۔ وہ دہریہ بھی ہو سکتی ہے، اور کسی ایسی بے بنیاد راستہ پر بھی ہو سکتی اسلام کی نظر میں، جیسے بہائی مذہب اور اس جیسے دیگر مذاہب۔

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی ادام اللہ ظلہ اپنے مقالہ "احكام الذبائح واللحوم المستوردة" میں لکھتے ہیں۔

وقد ظهر في زماننا –ولا سيما في بلاد الغرب – عدد لا يحصى من الناس , اسماؤهم كاسماء النصارى , وربما يسجلون في الاحصاءات كالنصارى , و لكنهم في الواقع دهريون او ماديون, لايومنون بوجود خالق لهذا الكون ,فضلا عن العقائد الاخرى ,بل يستهزئون بالاديان كلها, و ان مثل هؤلاء من الرجال ليسوا من النصارى ,فلايجوز اعتبارهم من اهل الكتاب , فلا تحل ذبيحتهم

اور ہمارے زمانے میں بے شمار ایسے لوگ نظر آتے ہیں خاص طور سے مغربی ممالک میں، ان کے نام عیسائیوں کے ناموں کی طرح ہیں، اور ہو سکتا ہے کاغذات میں انہیں عیسائی لکھا گیا ہو لیکن در اصل وہ دہری اور لادین ہیں وہ اس کائنات کا کوئی خالق نہیں مانتے چہ جائے دوسرے عقائد کے، بلکہ وہ تمام مذاہب کا مذاق اڑاتے ہیں اس جیسے لوگ نصرانی نہیں ہیں ان کو اہل کتاب کہنا جائز نہیں، اور انکا ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔

نزول قرآن کے زمانے میں بھی یہودی اور نصرانی مشرکانہ عقائد رکھتے تھے، لیکن قرآن مجید نے انہیں کتابی کہا ہے۔لہذا جب تک وہ اصل دین پر قائم ہیں، یعنی کسی درجے میں دین سماوی کے قائل ہیں، کتابی کہلائیں گے۔ اگر اصل دین کو چھوڑ کر دہریت اختیار کرتے ہیں یا کوئی ایسا مذہب جسکی کوئی سماوی بنیاد نہ ہو، تو کتابی نہ ہوں گے، ان کے ذبائح حلال نہیں ہوں گے، اور ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہ ہوگا۔ عصر حاضر کے بعض حلقوں سے یہ دعویٰ سامنے آیا ہے کہ اہل کتاب ایک اصطلاح ہے جس کا اطلاق یہود و نصاری کے علاوہ دوسروں پر بھی کیا جاسکتا ہے۔

چنانچہ رشید رضا تفسیر المنار میں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"أن المشركات اللاتي حرم الله نكاحهن في آية البقرة هن مشركات العرب، وهو المختار الذي رجحه شيخ المفسرين ابن جرير الطبري، وأن المجوس والصابئين ووثنيي الهند والصين، وأمثالهم كاليابانيين - أهل كتب مشتملة على التوحيد إلى الآن، والظاهر من التاريخ ومن بيان القرآن أن جميع الأمم بعث فيها رسل، وأن كتبهم سماوية طرأ عليها التحريف كما طرأ على كتب اليهود والنصارى التي هي أحدث عهدا في التاريخ"

مشرکات جن سے نکاح کو اللہ تعالی نے سورت البقرہ کی آیت میں حرام قرار دیا ہے وہ مشرکات عرب ہیں۔ یہی قول مختار ہے جس کو شیخ المفسرین ابن جریر طبری نے ترجیح دی ہے۔ اور مجوسی، صائبین، ہندوستانی اور چینی بت پرست (ہندو، بدھسٹ) اور ان کی طرح کے دوسرے لوگ جیسے جاپانی وغیرہ جو ابھی تک توحید پر مشتمل اہل کتاب ہیں۔ تاریخ اور قرآن کے بیان سے ظاہر ہے کہ ہر امت کی طرف رسول بھیجا گیا ہے۔ ان کی آسمانی کتابوں میں تحریف در آئی ہے، جیسے تورات اور انجیل میں جو بہت پرانی بات نہیں ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر شکیل اوج صاحب نسائیات میں لکھتے ہیں:

"مشرکین سے قرآنی اصطلاح کے مطابق صرف عہد نبی کے مشرکین مراد ہیں اور یہ ممانعت انہی کے ساتھ خاص ہے۔"

آگے مزید لکھتے ہے:

نیز اہل کتاب کا خاص اطلاق یہود و نصاریٰ پر ہے، لیکن تحقیق کے بعد دنیا کی بیش تر اقوام کو اہل کتاب قرار دیا جاسکتا ہے۔

قران مجید کے اصطلاحات "مشرکین" اور اہل الکتاب" کی اس طرح تخصیص و تعمیم بظاہر محل نظر ہے۔ مشرکین کی اصطلاح کو زمان و مکان کی قید لگا کر محدود کرنا اور اہل الکتاب میں لغوی معنی کا سہارا لیکر دنیا کے ہر ایک قوم و مذہب کو اس میں داخل کرنا دعوی بلا دلیل ہے۔ اگر لفظ کتاب کی عمومیت کا سہارا لے کر اقوام عالم کو اہل کتاب میں شامل کیا جاسکتا ہے تو شرک اور اس کے مشتقات کو علت مان کر یہ کہنا کیوں درست نہ ہوگا کہ جہاں شرک کی علت پائی جائے وہاں مشرک ہوگا۔

علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

"یہ یاد رہے کہ ہمارے زمانہ کے "نصاریٰ" عموماً برائے نام نصاریٰ ہیں۔ ان میں بہ کثرت وہ ہیں جو نہ کسی کتابِ آسمانی کے قائل ہیں، نہ مذہب کے، نہ خدا کے۔ ان پر اہل کتاب کا اطلاق نہیں ہو سکتا، لہذا ان کے ذبیحہ اور نساء کا حکم اہلِ کتاب کا سا نہ ہوگا۔"

اور یہ بات شیخ تقی صاحب کے کلام سے بھی واضح ہے کہ اہل کتاب سے مناکحت یا ان کے ذبیحہ کی حلت و حرمت کا مدار صیانت دین پر ہے نہ کہ کسی کے یہودی یا نصرانی ہونے پر۔

اہل کتاب سے نکاح کا مسئلہ:۔

جدید تہذیبی اور فکری تصادم کے نتیجہ میں جن نئے مسائل کا غریب الدیار مسلمانوں کو سامنا ہے۔ انہی میں سے ایک افسوناک مسئلہ بین المذاہب شادیوں(intra religion mirage)کی ہے۔ مملکت خداداد پاکستان میں تو اس مسئلہ کی اتنی اہمیت نہیں، لیکن جو لوگ یورپ، امریکہ یا ہندوستان میں رہتے ہیں یہ مسئلہ آئے روز ان کو پیش آتا ہے۔ چند عشرے قبل جب سائنسی ترقی نے دنیا کو سمیٹا نہیں تھا اور ایک گلوبل ولج کا تاثر نہیں تھا تو مسئلہ صرف اتنا تھا کہ مسلمان مرد کسی کتابیہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟ قدیم وجدید علمی ذخیرہ اس مسئلہ کو مفصلا بیان کرتا ہے۔ لیکن آج دین سے دوری اور مادی چکا چوند نے نسل نو کو ہر بند سے آزاد کر دیا ہے۔ آئے روز اس طرح کے واقعات سننے میں آتے ہیں، کہ ایک مسلمان لڑکی نے کسی غیر مسلم لڑکے سے شادی رچائی ہے یا بغیر نکاح رہنے کا بھی رواج عام ہے۔

غیر مسلموں سے نکاح کے سلسلہ میں قرآن مجید کے تین مقامات ہمارے سامنے ہیں۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۲۱ میں مسلمان مرد اور عورت دونوں کو مشرکین و مشرکات کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

"ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ولأمة مؤمنة خير من مشركة ولو أعجبتكم ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا ولعبد مؤمن خير من مشرك ولو أعجبكم أولئك يدعون إلى النار والله يدعو إلى الجنة والمغفرة بإذنه ويبين آياته للناس لعلهم يتذكرون "(بقرۃ ۲۲۱)

اور مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ یقیناً ایک مومن باندی کسی بھی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ مشرک عورت تمہیں پسند آرہی ہو۔ اور اپنی عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کراؤ جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور یقیناً ایک مومن غلام کسی بھی مشرک مرد سے بہتر ہے، خواہ وہ مشرک مرد تمہیں پسند آرہا ہو۔ یہ سب دوزخ کی طرف بلاتے ہیں، جبکہ اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور اپنے احکام لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

سورت المائدہ میں جہاں دیگر معاشرتی مسائل بیان ہوئے ان میں غیر مسلموں(کتابیات) سے نکاح کا مسئلہ بھی بیان ہوا ہے ارشاد باری عز اسمہ ہے:

"وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ "(المائدہ : ۵)

نیز مومنوں میں سے پاک دامن عورتیں بھی اور ان لوگوں میں سے پاک دامن عورتیں بھی تمہارے لیے حلال ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، جبکہ تم نے ان کو نکاح کی حفاظت میں لانے کے لیے ان کے مہر دے دیئے ہوں، نہ تو (بغیر نکاح کے) صرف ہوس نکالنا مقصود ہو، اور نہ خفیہ آشنائی پیدا کرنا۔

سورۃ البقرہ میں مشرک سے نکاح کے معاملہ میں دوطرفہ ممانعت کی صراحت ہے جبکہ سورۃ المائدہ کی آیت میں اہل کتاب سے متعلق دو احکام بیان ہوئے ہیں۔ کھانے کے معاملے میں دوطرفہ صراحت ہے، جبکہ نکاح کے معاملہ میں مردوں کے لئے کتابیہ سے نکاح کی حلت بیان ہوئی ہے اور دوسرا حصہ خاموش ہے کہ مسلمان عورت لے لئے اہل کتاب مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔

تیسری آیت اس باب میں سورۃ الممتحنہ کی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اے نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں مانیں گی، اور چوری نہیں کریں گی، اور زنا نہیں کریں گی، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اور نہ کوئی ایسا بہتان باندھیں گی جو انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو، اور نہ کسی بھلے کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی، تو تم ان کو بیعت کر لیا کرو، اور ان کے حق میں اللہ سے مغفرت کی دعا کیا کرو۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے۔

اس تمہید کے بعد اہل کتاب سے نکاح کے مسئلہ میں ہمارے پیش نظر اس مسئلہ کے دو رخ ہیں۔ پہلا رخ کتابیہ سے نکاح کا مسئلہ کہ مسلمان مرد کا کسی کتابیہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔ یہ نکاح / رشتہ ازدواج اصولی طور پر نص قرآنی کو سامنے رکھتے ہوئے جائز ہے۔ مفسر علام اپنے کلام میں اس کو نہایت عمدہ انداز میں بیان فرماتے ہیں:

"و پاکدامنا زال بولاک ایماندارتیان و اپاکدمنا زال بولاک هم کساتیان تننگان مست نم غان۔ کہ یہود و نصاری ارر افتا نیاڑیت توں نکاح هم جائز ار"

اور پاکدامن مسلمان عورتوں سے اور پاکدامن عورتوں سے اُن لوگوں کے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی، کہ وہ یہود و نصاری ہیں ان کی عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔

مفسر علام رحمہ اللہ جواز کے بیان کرنے کے ساتھ نہایت ہی عمدہ انداز میں کراہت کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ کہ اہل کتاب سے نکاح جائز تو ہے لیکن پسندیدہ نہیں۔

اہل کتاب سے نکاح کی کراہت پر فقہاء کا اجماع ہے۔ فقہاء احناف میں سے علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ويجوز تزوج الكتابيات والأولى أن لا يفعل، ولا يأكل ذبيحتهم إلا للضرورة، وتكره الكتابية الحربية إجماعا"

اور کتابیات سے رشتہ ازدواج رکھنا جائز ہے اور نہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور بغیر ضرورت کے ان کا ذبیحہ نہ کھائے، اور حربیہ سے نکاح کے کراہت پر اجماع ہے۔

اسی طرح علامہ کاسانی رحمہ اللہ اہل کتاب سے نکاح کی کراہت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أن الأصل أن لا يجوز للمسلم أن ينكح الكافرة؛ لأن ازدواج الكافرة والمخالطة معها مع قيام العداوة الدينية لا يحصل السكن والمودة الذي هو قوام مقاصد النكاح إلا أنه جوز نكاح الكتابية لرجاء إسلامها "

اصول یہ ہے کہ مسلمان کے لئے کسی کافرہ سے نکاح جائز نہیں کیونکہ کافرہ کے ساتھ نکاح اور میل ملاپ بوجود دینی عداوت کے سکون اور محبت کا ذریعہ نہیں بن سکتا جو نکاح کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ مگر کتابیہ سے نکاح کی اجازت دی گئی ہے اس کے اسلام لانے کی امید سے۔

آسان ترجمہ قرآن کے حواشی میں شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں:

"اہل کتاب کی دوسری خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کی عورتوں سے نکاح بھی حلال ہے۔ لیکن یہاں بھی دو اہم نکتے یاد رکھنے ضروری ہیں، ایک یہ کہ یہ حکم ان یہودی یا عیسائی خواتین کا ہے جو واقعی یہودی یا عیسائی ہوں، جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا مغربی ممالک میں بہت سے لوگ ایسے ہیں مردم شماری کے حساب سے تو انہیں عیسائی یا یہودی گنا گیا ہے؛ لیکن نہ وہ

خدا پر ایمان رکھتے ہیں نہ کسی پیغمبر یا کسی آسمانی کتاب پر، ایسے لوگ اہل کتاب میں شامل نہیں ہیں، نہ انکا ذبیحہ حلال ہے، اور نہ ایسی عورتوں سے نکاح حلال ہے، دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اگر کوئی عورت واقعی یہودی یا عیسائی ہو؛ لیکن اس بات کا قوی خطرہ ہو کہ وہ اپنے شوہر یا بچوں پر اثر ڈال کر انہیں اسلام سے دور کر دے گی تو ایسی عورت سے نکاح کرنا گناہ ہو گا، یہ اور بات ہے کہ اگر کسی نے نکاح کر لیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا اور اولاد حرام نہیں کہا جائے گا، آج کل چونکہ مسلمان عوام میں اپنے دین کی ضروری معلومات اور ان پر عمل کی بڑی کمی ہے اس لئے اس معاملہ میں بہت احتیاط لازم ہے۔"

حضرت شیخ صاحب نے بہت ہی سہل اور عام فہم انداز میں مسئلہ کی وضاحت کی ہے اور اس کی کراہت کو بیان کیا ہے۔ جو کہ تقریبا تمام علماء کے اقوال کا ایک بہترین خلاصہ ہے۔

مسئلہ کا دوسرا اور تشویش ناک رخ مسلمان لڑکیوں کا غیر مسلموں (کتابی و غیر کتابی) سے شادی رچانا ہے۔ مسئلہ کی تفصیل میں جانے سے قبل یہ امر سامنے رہے کہ چودہ سو سال میں کوئی بھی مفسر یا فقیہ اس بات کا قائل نہیں رہا ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے کہ کتابی سے مسلمان خاتون کا نکاح جائز نہیں۔

نکاح کا مقصد صرف حاجات بشریہ کو پورا کرنا نہیں بلکہ یہ نئے نسل کی بنیاد ہے۔ اور اگر بنیاد میں خرابی آجائے تو پوری نسل میں بگاڑ آئے گی۔ اور تمام تہذیبی اقدار کا خاتمہ ہو جائے گا۔

خشت اول چون نہد معمار کج　　تاثریا میرود دیوار کج

"لکنه یکره نکاح الکتابیة مطلقا اجماعا لاستلزام النکاح مصاحبة الکافرة وموالاتها وتعریض الولد علی التخلق بأخلاق الکفار لاجل مصاحبة الام وموانستها

لیکن کتابیہ سے نکاح مکروہ ہے اجماعا کیونکہ کافرہ کی صحبت اور میل جول کو لازم ہے اور اولاد کو کفار کے اطوار وعادت پر پیش کرنا ہے والدہ کی محبت اور انسیت کی وجہ سے۔

اولاد کی دینی اور ایمانی نقصان کے پیش نظر کتابیہ سے نکاح کی کراہت پر اجماع ہے جبکہ کتابی مرد سے اگر ایک مسلمان لڑکی کی شادی ہو جائے اور عورت عام طور پر تاثر پذیر ہوتی بلکہ امر واقع یہ ہے کہ عورت مرد کے پسند و ناپسند کے تابع ہوتی ہے۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ عورت اپنے مرد کے کافرانہ اعمال اور عقائد کو اختیار کرے۔

علامہ عبداللہ یوسف علی لکھتے ہیں:

A Muslim woman may not marry a non-Muslim, because her Muslim status would be affected: the wife ordinarily takes the nationality and status given by her husband's law. A non-Muslim woman marrying a Muslim husband would be expected eventually to accept Islam.

"ایک مسلمان عورت ایک غیر مسلم مرد سے شادی نہیں کر سکتی، کیوں اس سے اس کے مسلمان ہونے کی حیثیت متاثر ہو گی۔ بیوی عام طور پر خاوند کے قانون کی طرف سے دی گئی قومیت اور حیثیت کو اختیار کرتی ہے۔ اس کے برعکس ایک مسلمان سے شادی کرنے والی غیر مسلم عورت آخر کار اسلام قبول کرلے گی۔"

مولانا محمد ادریس کاندھلوی اپنے تفسیر معارف القران میں لکھتے ہیں:

"چونکہ عورت طبعا اور عقلا اور فطرۃ کمزور ہوتی ہے اور شوہر کے تابع ہوتی ہے اس لیے اس میں یہ طاقت نہیں کہ مرد کو اپنے تابع بنا سکے، اس لیے شریعت اسلامیہ نے مسلمان عورت کا کتابی مرد کے ساتھ نکاح کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے"

سورۃ البقرہ میں کفار سے نکاح کی حرمت کی علت " أولئك يدعون إلى النار" بتایا گیا اسی طرح سورۃ المائدہ میں بھی اس پہلو کی وضاحت کی گئی ہے ،**وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ**(المائدۃ۵) "اور جو شخص ایمان سے انکار کرے اس کا سارا کیا دھرا غارت ہو جائے گا اور آخرت میں اس کا شمار خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گا"۔ فقہی احکام کے پہلو بہ پہلو ایمانی اور تذکیری کلمات سے یہ یاد دہانی مقصود ہے کہ شادی کا مقصد شہوت رانی نہیں بلکہ اس کے ساتھ تہذیب و تمدن کے بہت گہرے رشتے منسلک ہیں۔ دین و ایمان کی حفاظت کا ایک مربوط نظام ہے۔اس وجہ سے کسی مسلمان عورت کی شادی غیر مسلم سے جائز نہیں۔

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ اہل علم کے لئے اس مسئلہ کو زیر بحث لانا کیوں ضروری ہے ؟ کہ بعض ممالک آج کل مسلمان لڑکیاں غیر مسلموں کو ترجیح دے رہی ہیں۔اس لئے اہل علم و دانش کو اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جن نام نہاد مسلمانوں نے گمراہی ، بد عملی اور مغرب کی اندھی تقلید کو ترقی یا تہذیب سمجھ کر جس راستے پر چل پڑے ہیں، یہ یقینا ان کے لیے مزید سبب ہلاکت ہے۔اس سلسلہ میں بہترین حکمت اپناتے ہوئے ان کو احساس زیاں دیا جائے اور ان کے والدین کو بتایا جائے کہ اپنے اولاد کی احسن اسلامی خطوط پر تربیت کریں تاکہ اس طرح کے مسائل پیدا نہ ہوں۔

خلاصہ

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل کتاب عورتوں سے نکاح جائز ہے لیکن پسندیدہ نہیں اس پر اجماع ہے۔اہل کتاب کے مفہوم میں فقہاء کا اختلاف ہے ائمہ احناف کے نزدیک وہ تمام لوگ کتابی ہیں جو کسی دین سماوی کے قائل ہیں اور جمہور کے نزدیک صرف اہل تورات اور اہل انجیل اہل کتاب ہیں باقی دیگر کتب سماویہ اور صحف انبیاء پر ایمان رکھنے والے اہل کتاب نہیں کہلائیں گے۔

حوالہ جات

۱. لہڑی ،اشرف علی،حیات شیخ التفسیر مولانا محمد اختر،(براہوئہ اکیڈمی کوئٹہ،۲۰۱۲)۱۱

۲. براہوئی،عزیزاللہ،براویک دیرو(ماہنامہ اولس نومبر ۱۹۹۶ء)۱۰۰

۳. لہڑی ،اشرف علی،حیات شیخ التفسیر مولانا محمد اختر(براہوئہ اکیڈمی کوئٹہ،۲۰۱۲ء)۲۹:۲۸

۴. حوالہ بالا:۹

۵. حوالہ بالا:۹

۶. ابن نجیم,سراج الدین عمر بن إبراهيم الحنفي,النهر الفائق شرح كنز الد قائق,(دار الكتب العلميه،بيروت،۱۴۲۲ھ)۴۹:۲

۷. ابن عابدين، محمد أمين بن عمر,رد المحتار على الدر المختار المعروف بحاشيه ابن عابدين(دار الفكر-بيروت ۱۴۱۲ھ)۴۵:۳

۸. المرغيناني، أبوالحسن برهان الدين,علي بن أبي بكر,الهدايه في شرح بدايه المبتدى،س ن،۴۶:۴

۹. الأصبحي,مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي,المدونه،(دار الكتب العلميه،بيروت،۱۴۱۵ھ)۲۱۹:۲

۱۰. ابن النجار, تقي الدين محمد بن أحمد الفتوحي الحنبلي,(منتهى الإرادات,۱۴۱۹ھ)۱۸۵:۵

۱۱. الجويني,عبد الملك بن عبد الله بن يوسف بن محمد الجويني،الملقب بإمام الحرمين,نهايه المطلب في درايه المذهب,(دار المنهاج,۱۴۲۸ھ)۲۸۶:۱۲

۱۲. النووي,أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي,المجموع شرح المهذب,(دار الفكر,س ن)۲۳۲:۱۶

۱۳. قرضاوی،دکتور یوسف قرضاوی،فقه الأسرة وقضايا المرأة،(الدار الشاميه تركيه،۲۰۱۷)۱۶۷

۱۴. عثمانی، مفتی محمد تقی عثمانی،بحوث فی قضایا فقہیہ معاصرۃ،(ادارۃ الشئون الاسلامیہ دولۃ قطر،۲۰۱۳)۱:۴۰۳

۱۵. رشید رضا، تفسیر المنار(دارالمنار مصر،۱۹۹۰ء)۶:۱۵۷

۱۶. ڈاکٹر شکیل اوج،نسائیات،چند فکری و نظری مباحث،(،کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی،جون ۲۰۱۲ء)،ط۱:۹۵۔۱۰۰

۱۷. حوالہ بالا

۱۸. شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی، مجمع الملک فہد،۱۴

۱۹. محمد تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن (کراچی، مکتبۃ المعارف، ۲۰۱۰ء)۲۳۹

۲۰. سید متین احمد شاہ، مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد سے نکاح۔ڈاکٹر محمد شکیل اوج کے استدلال کا تنقیدی جائزہ(ماہنامہ الشریعہ جلد ۲۵، شمارہ ۲ فروری ۲۰۱۴)

۲۱. ابن عابدین، محمد أمین بن عمر,رد المحتار علی الدر المختار المعروف بحاشیۃ ابن عابدین(دار الفکر-بیروت، ۱۴۱۲)۳:۴۵

۲۲. الکاساني، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع،(دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶)۲:۲۷۰

۲۳. عثمانی ، محمد تقی عثمانی ، آسان ترجمہ قران(مکتبۃ المعارف کراچی، ۲۰۱۰)۱:۳۵۳

۲۴. المظهري ,محمد ثناء الله,التفسیر المظھری ،(مکتبۃ الرشدیہ-الباکستان، ۱۴۱۲)۳:۴۱

25. (Abdullah Yusuf Ali, The Holy Qur'an: Translation and Commentary (Islamabad: Da'wah Academy, 2004) p. 280)

۲۶. کاندھلوی، محمد ادریس، معارف القران،(مکتبہ رحمانیہ، ۱۴۲۲)۲:۴۶۰

۲۷. سید متین احمد شاہ، مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد سے نکاح۔ڈاکٹر محمد شکیل اوج کے استدلال کا تنقیدی جائزہ(ماہنامہ الشریعہ جلد ۲۵، شمارہ ۲ فروری ۲۰۱۴)